السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسٹیٹ بینک کے ملازمین کرنسی کے نئے نوٹ تبدیل کرنے کے زائد پیسے لیتے ہیں، کیا شرعی طور پر ایسا کیا جا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک ملک کے کرنسی نوٹوں کا تبادلہ مساوات اور برابری کی بنیاد پر کرنا جائز ہے کیونکہ نئے اور پرانے نوٹوں کی حیثیت اور مالیت ایک ہی ہوتی ہے۔ اس کے بر عکس اگر نئے نوٹوں کا لحاظ رکھتے ہوئے کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ کیا جائے تو ایسا کرنا شرعاً ناجائز ہے، شریعت نے اسے صریح سود قرار دیا ہے۔ مثلاً ۱۱۰ روپے کے عوض ۱۰۰ روپے کے نئے نوٹ لینا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ یہ ایک ہی جنس کے تبادلہ میں کمی بیشی کرنا ہے جس کی اسلام نے اجازت نہیں دی۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک ہی قسم کی کھجوروں کو دوسری قسم کی کھجوروں کے ساتھ اضافہ سے تبادلہ کرنا ناجائز ہے۔[1]

چنانچہ جہاں مقدار کا اعتبار ہوتا ہے وہاں دیگر اوصاف (نئے اور پرانے ہونے) کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا ایک روپیہ کا سکہ یا نوٹ بلکہ ایک روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صریح سود قرار دیا ہے۔[2] خواہ وہ کتنا ہی نیا اور چمکدار ہو اس کی قیمت ایک روپیہ ہی رہے گی۔ اس طرح وہ سکہ یا نوٹ خواہ کتنا ہی پرانا اور میلا کچیلا ہو جائے اس کی قیمت بھی ایک روپیہ سے کم نہیں ہوگی حالانکہ دونوں کے اوصاف میں زمین و آسمان کا فرق ہے، بازاری اصطلاح میں بھی یہ فرق کالعدم ہو چکا ہے۔ اس بنا پر اگر ایک روپیہ کو دو روپیہ کے عوض فروخت کیا جائے تو شرعاً ناجائز اور صریح سود ہوگا۔ ہاں اگر نوٹ یا سکہ کی حیثیت ختم ہو جائے اور وہ بذات خود بحیثیت مادہ مقصود ہوں اور ان کی ظاہری قیمت کالعدم ہو جائے مثلاً ہمارے ہاں آج کل ایک روپیہ، دو روپیہ اور پانچ روپیہ کا نوٹ ختم ہو چکا ہے، اگر کوئی ان نوٹوں کو بطور یادگار خریدتا ہے اور زیادہ قیمت ادا کرتا ہے تو بظاہر اس قسم کی کمی بیشی کی گنجائش ہے۔ اس طرح ہمارے ہاں سوراخ والا تانبے کا پیسہ بھی ختم ہو چکا ہے، اسی طرح تانبے کا روپے والا سکہ بھی ناپید ہے، اگر کوئی زرگر انہیں زیادہ قیمت ادا کر کے خریدتا ہے تاکہ سونا میں ملاوٹ یا ٹانکہ لگانے میں استعمال کرے تو شرعاً ایسا جائز ہے۔ لیکن سدِباب کے طور پر اسے بھی گریز کرنا چاہیے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ نئے نوٹوں کے پانچ (۵۰۰) سو روپے والا بنڈل پانچ سو پچاس (۵۵۰) روپے میں فروخت کرنا یا اسے خریدنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ کیونکہ اس میں مساوی جنس کا تبادلہ مساوی جنس سے اضافہ کے ساتھ کیا جاتا ہے، احادیث میں اسے صریح سود سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] بخاری، البیوع، ۲۲۰۳۔5

[2] بخاری، الوکالہ: ۲۳۱۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:259

محدث فتویٰ